www.KitaboSunnat.com

محمد مسعود عبدہ

تبصرۂ کتب

نام کتاب: "عالم برزخ"

مؤلف: عبدالرحمان عاجز

ناشر: رحمانیہ دارالکتب۔ امین پور بازار فیصل آباد

ہر روز اٹھتے جنازوں اور ہنگاموں سے بھرپور بستیوں کے دامن میں قبرستانوں کے سناٹوں کو دیکھ کر انسان شعوری یا لاشعوری طور پر بے ساختہ یہ کہنے پہ مجبور ہوتا ہے۔

دل دھڑکنے کو زندگی نہ کہو
موت کا اضطراب ہوتا ہے

مگر خوگر پیکر محسوس انسان کی عقل و دانش یہیں تک دم توڑ دیتی ہے۔

فکری تجسس کبھی اس وھم میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ

(النازعات: ۱۰)کیا ہم پھر پہلی حالت پر لوٹائے جائیں گے؟ کبھی اس خیال میں بھٹکنے لگتا ہے۔ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے

اور پھر شیطان اس سلسلہ میں انسان کو تباہ کن افکار میں دھکیلتا چلا جاتا ہے لیکن انسان کے سانسوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جب ٹوٹ جاتا ہے ہنستا کھیلتا' چلتا پھرتا اور بولتا انسان جب ہمیشہ کے لئے بے جان لاشہ بن جاتا ہے جب قبر کے چوکھٹے میں جڑ کر اس کے رشتہ دار اور دوست اسے مٹی میں دبا دیتے ہیں تو اس کے بعد اس پر کیا بیتتی ہے؟ اس کی صحیح سچی اور محکم تفصیلات تو صرف وہی ذات ہمہ صفات ہی بیان کرسکتی ہے جس نے انسان کو "کچھ نہیں" سے قابل ذکر وجود بخشا، حصول علم کے لئے حواس عطا فرمائے۔اس عالم رنگ و بو پر حکمرانی کے لئے عقل و ہوش سے نوازا۔ اس پر مزید اگر کوئی ہستی علم و حکمت روشنی ڈال سکتی ہے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہوں نے موت کے بعد کے عالم کو جس طرح کا بیان فرمایا۔ جناب عبدالرحمان عاجز نے اس کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (المؤمنون: ۱۰۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ کے اس پار۔۔۔ کا عالم کیسا ہے؟ "عالم برزخ" کے لغوی معنی کیا ہیں؟ قبر کی زندگی کیسی ہے؟ قبر میں عذاب و ثواب کا صرف روح سے تعلق ہے یا بدن سے بھی اس کا واسطہ ہو گا؟ روح کی ماہیت کیا ہے؟ روحوں کا مستقر کیا ہے؟

انسانی ذہن میں پیدا ہونے والے ایسے تمام سوالات کے جوابات موصوف نے بڑے احسن انداز میں پیش کئے ہیں۔

۴۲۴ صفحات پر مشتمل زیر تبصرہ کتاب "عالم برزخ" سفید عمدہ کاغذ' خوبصورت جلد، مقبولیت کا یہ عالم کہ ماشاء اللہ پانچواں ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔

کتاب میں عالم برزخ سے متعلق اساسی یا ضمنی کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جس کا ذکر آپ کو اس کتاب میں نہیں ملے گا۔

مردے مردوں کی تعزیت کس طرح کرتے ہیں۔ قبر میں فرشتے کیسے داخل ہوتے ہیں۔

میت چاہے جلا کر راکھ کر دی جائے اور اس راکھ کو دریاؤں یا سمندروں میں بہا دیا جائے مگر مرنے والا اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرشتوں کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔

مرنے والے اگر اعمال صالح ہیں تو عالم برزخ میں اللہ تعالیٰ اسے کیسی کیسی نعمتوں سے نوازیں گے اس کی تفصیل بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گی اور بدکار لوگوں کو کتنے ہیبت ناک عذاب کا سامنا کرنا ہو گا۔ اس کی بھی مدلل وضاحتیں ملیں گی۔

انہیں کی تصنیف "موت کے سائے" کی طرح اس کتاب کی بھی ابتدا اور آخر میں جلیل القدر علماء کی آراء اور تبصرے شامل ہیں۔

میرے خیال میں اس کتاب کی عبارتیں ہمارے اس یقین کو پختہ تر کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں جن کی ناپختگی سے ہمیں بہت سے نقصان پہنچنے کے احتمال ہوتے ہیں۔ ایمان کا وہی سرمایہ یقین ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾

(البقرۃ: ۴۵' ۴۶)

ترجمہ: بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے مگر ان فرمانبردار بندوں کے لئے مشکل نہیں ہے۔ جو یقین رکھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی طرف پلٹ جانا ہے۔ معلوم ہوا موت کے بعد کی زندگی کے تمام مراحل کا یقین ہمیں اللہ تعالیٰ کے سچے فرمانبردار بننے میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ اس میں ذرا سی غفلت یا تشکیک ہماری بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔
سورۂ یونس میں ہمیں موت کے بعد کی زندگی کو یاد رکھنے کی اہمیت کو ہر لمحہ یاد رکھنے کی ہدایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُوا۟ بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَٱطْمَأَنُّوا۟ بِهَا وَٱلَّذِينَ هُمْ عَنْ ءَايَٰتِنَا غَٰفِلُونَ ﴿٧﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٨﴾

(یونس : ۷، ۸)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں۔ اور یہی لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ان کی کمائی (برائیوں) کے سبب ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

گویا "موت کے بعد کی زندگی" کے خد و خال قرآن و حدیث میں جس طرح بیان کئے گئے ہیں۔ ہمارے خیال و یقین میں جتنے گہرے پیوست ہوں گے اللہ عز و جل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہمارے لئے اتنی ہی آسان ہوگی۔

حال ہی میں جہاد افغانستان میں پندرہ لاکھ سے زائد اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے شہداء کی سب سے بڑی قوت ان کا یہی یقین تھا کہ موت کی بعد شہید کی زندگی اتنی ہی عظیم الشان ہوتی ہے جتنی اللہ عز و جل نے بیان فرمائی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾

(آل عمران : ۱۶۹)

ترجمہ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں ہرگز مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے پاس زندہ اور رزق پاتے رہے ہیں۔

غرض بحیثیت مجموعی مصنف کتاب جناب عبدالرحمن صاحب عاجزؔ قارئین کے دلوں میں موت کے بعد کی زندگی کو یاد رکھنے کا احساس دلانے میں کامیاب ہیں، نثر اور اشعار--- دونوں میں ان کی یہ کوشش قابل تحسین ہے۔

لیکن ڈیڑھ صدی سے ہم میں سے ہی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو انسانی دماغوں سے ابلتے ہوئے علوم کی دریافتوں اور مہماتی کامیابیوں کو دیکھ کر اتنے مبہوت و مغلوب ہو چکے ہیں کہ بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زندگی کا تصور اول تو ہے ہی نہیں اگر ہے بھی تو۔۔۔ اتنا مضبوط یقین نہیں۔ تشکیک کا مرض ان کے دماغوں میں سموگیا ہے!

میرے خیال میں اپنی تحریروں میں ہمیں اس مہلک مرض میں مبتلا افراد کو بھی مخاطب تصور کرلینا چاہیے اور اپنی روائیت اور درائیت کی عظمت کو بر قرار رکھتے ہوئے منتخبہ موضوعات سے متعلق ان علوم کا بھی مطالعہ کرکے حوالوں کا اہتمام کرلینا چاہیے جن علوم نے انہیں مسحور کر رکھا ہے۔ یقین مانئے انسانی دماغوں سے نمودار ہونے والا کوئی علم بھی ایسا نہیں جس کے وجود کی نشاندہی "علم الوحی" میں موجود نہ ہو۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (زمر: ۲۷)

ترجمہ: اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ھدایت کے لئے ہر قسم کے مضمون بیان کردیئے ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کرتے رہیں۔

علاہ ازیں یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ انسانی علوم کو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جتنی زیادہ بصیرت اور وسعت نصیب ہوتی جارہی ہے اتنی ہی شد و مد کی ساتھ علم الوحی کی تصدیق ہوتی جارہی ہے۔

نیند ہی کے موضوع کو لیجئے عصر حاضر میں سر فہرست دو علم (ا) علم الطبیعہ "Physical Sience" اور علم النفس "Psychology" ہیں۔ جن سے پڑھا لکھا طبقہ زیادہ مسحور و مرعوب ہے۔

دونوں نیند کے بارہ میں جن خیالات کا اظہار کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

نیند۔۔ کا تعلق ۔۔۔دماغی اغشیاء اور دیگر ان بافتوں سے ہوتا ہے جو آلات حس و ادراک کہلاتے ہیں۔

جب دماغی اغشیاء اور بافتوں سے پیدا ہونے والی رطوبتیں ان آلات حس و ادراک پر غالب آجاتی ہیں تو انسان سو جاتا ہے۔ سونے کے بعد۔۔۔ اس کی آنکھیں۔ اپنے ماحول کو نہیں دیکھ سکتیں کان سن نہیں سکتے۔ ہاتھ۔۔ حرکت نہیں کرسکتے' زبان بول نہیں سکتی بالکل اس طرح جس طرح مردہ اپنے اردگرد سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھیں کھلی رہنے کے باوجود بصارت سے' کان ۔۔ سماعت سے' اور زبان نطق سے محروم ہو جاتی ہے۔

گویا مردہ اور سونے والا دونوں ایک سے ہی ہوتے ہیں' ماہر طبیعات یا ماہرین نفسیات تو ایک طرف نیند کے بارہ میں ہر ملک ہر قوم میں اسی مفہوم کا جملہ سب کی زبانوں میں موجود ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے والا اور مردہ۔۔۔ دونوں ایک سے ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم میں نیند کو موت کے مترادف قرار دیتے ہوئے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّىٰكُم بِٱلَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِٱلنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ أَجَلٌ مُّسَمًّى

(انعام: ٦٠)

ترجمہ: اور وہی ہے جو رات کو تمہیں مارتا ہے اور جانتا ہے جو تم نے دن میں کیا پھر وہ تمہیں زندگی کی عالم میں واپس کر دیتا ہے۔ تاکہ تم موت کی معینہ مدت پوری کر سکو!

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رات کو سونے سے پہلے پڑھی جانے والی دعا میں بھی نیند کو موت ہی نام دیا ہے۔

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور تیرے ہی نام سے زندگی پاؤں گا

ثابت ہوا کہ ہر علم جب بھی کسی ٹھوس فیصلہ پر پہنچے گا تو اس کے فیصلہ کی عبارت قرآن و حدیث کی موید ہو گی۔

صرف نیند ہی کیا "خواب" (Dream) کے بارے میں بھی جدید انکشافات ہمارے سامنے آئے ہیں وہ بھی اللہ عزوجل کی قرآن حکیم میں پیش کردہ ارشادات کی تائید مزید کرتے نظر آتے ہیں۔

اب آپ اس طبقہ کو لیجئے جو ہر حقیقت کی اساس تجربہ اور مشاہدہ ہی کو قرار دیتا ہے۔ تو کیا اس کے لئے ہر روز کا یہ تجربہ یا مشاہدہ کافی نہیں۔

رکہ جو اللہ ہر رات ہر انسان کو "نیند" کی صورت "موت" دیتا ہے اور ہر صبح جگانے کی صورت زندگی کے ہنگامے عطا کرتا ہے۔ کیا وہ حقیقی موت کے بعد انسان کو (پھر جگانے) زندہ کرنے پہ قادر نہیں ہو گا؟

میرا مقصد یہ ہے کہ آئندہ عالم برزخ کی اشاعت سے پہلے اللہ عزوجل کے ارشادات کی تائید میں جس طرح آپ نے صوفیوں کے خواب ترتیب دیئے ہیں اسی طرح جدید علوم کے حوالوں کو بھی شامل کر لیں۔ تو اس کتاب کو اپنی افادیت اور اہمیت میں اور بھی چار چاند لگ جائیں گے۔ انشاء اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ